Regd No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

الفضل لاہور

چہار شنبہ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۳ | ۴ ہجرت ۱۳۲۸ ہش | ۴ مئی ۱۹۴۹ء | نمبر ۱۰۱

جناب چوہدری فضل احمد صاحب
ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول
بھکر ضلع میانوالی
BHAKKAR.

۳۵۰۹

399

اخبار احمدیہ

لاہور ۴ ہجرت۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو پہلے سے افاقہ ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی صحت اچھی ہے۔ الحمد للہ!

محترم نواب عبد اللہ خان صاحب کو بخار کل زیادہ تھا آج نسبتاً کم ہے۔ نبض بدستور بہت تیز ہے۔ عام حالت اچھی ہے۔ تیزی نبض بہت تشویش پیدا کر رہی ہے۔ احباب نواب صاحب کے لئے درد دل سے دعا جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ عاجلہ سے نوازے۔

اتحادی قوموں کی جنرل اسمبلی میں پاکستانی مندوب کی فتح

انڈونیشیا کا مسئلہ بھی سٹیرنگ کمیٹی کے سپرد ہوگا

لیک سکسیس ۳ مئی۔ آج اتحادی قوموں کی جنرل اسمبلی میں پاکستانی مندوب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں کی یہ تجویز بہ کثرت رائے پاس ہو گئی کہ انڈونیشیا کے مسئلے کو بھی چھوٹی سیاسی کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائے۔ چوہدری صاحب نے اپنی تقریر میں اس بات پر زور دیا کہ اسرائیل کے معاملے کو خاص طور پر فوقیت دیکر چھوٹی سیاسی کمیٹی تک پہنچانے کی بظاہر کوئی خاص وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ امریکی نمائندے مسٹر آسٹن نے آپ کی تجویز کی مخالفت کی اور لبنانی مندوب نے تائید کی

آمار شماری پر اسرائیل اور انڈونیشیا کے معاملات چھوٹی سیاسی کمیٹی تک جانے کے لئے پاس ہو گئے اسرائیل کے حق میں ۴۲ ووٹ اور مخالفت میں ۱۲ ووٹ آئے تین ارکان غیر جانبدار رہے۔ اسی طرح انڈونیشیا کے مسئلے کے حق میں ۲۹ ووٹ اور مخالفت میں ۱۸ ووٹ آئے۔ ۵ ارکان غیر جانبدار رہے

پاکستان کی افغانستان کو تجارتی مراعات

کراچی ۳ مئی۔ آج پاکستان کے ریاستوں اور سرحدی علاقوں سے متعلقہ شعبے کے افسر نے ان مراعات کا تفصیل کیا تھا ذکر کیا جو پاکستان کی وزارت خزانہ کی طرف سے افغانستان کو پاکستان میں سے مال گذارنے پر دی گئی تھیں۔ افسر نے بتایا کہ اس سلسلے میں ریل کے کرائے میں ۵۰ فیصدی تخفیف کر دی گئی تھی جس کی وجہ سے پاکستان کو کم از کم پانچ لاکھ روپے کا نقصان ہوتا تھا چنانچہ افغانستان کے سفیر سردار شاہ ولی خاں نے کابل کو واپسی سے پہلے اس سلسلے میں وزیر خزانہ پاکستان کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا۔ یہ رعایت پٹرول۔ ریڈیو۔ بجلی کے سامان اور دیگر مشینوں پر دی گئی تھی۔

ترجمان نے بتایا اس کے علاوہ پاکستان اودیہ۔ تازہ پھلوں۔ خشک میووں۔ اون اور مویشیوں اور دیگر اشیاء پر جو ملک کے استعمال کے لئے جاتی تھیں ان پر درآمد کا محصول نہ لیتا تھا۔ یہ تجارت سالانہ چار کروڑ کی ہوتی ہے جس سے ۳۰ فیصدی کے لحاظ سے نقصان ایک کروڑ بیس لاکھ روپے تک پہنچتا ہے۔

بھوپال ہندوستان میں مدغم

نئی دہلی ۳ مئی۔ آج اس امر کا اعلان ہوا ہے کہ نواب بھوپال نے اپنی ریاست کو ہندوستان میں مدغم کرنے کی تجویز پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اس معاہدہ کی رو سے مرکزی حکومت بھوپال سے بھی چیف کمشنری والے صوبوں کا سا سلوک کرے گی اور ایک چیف کمشنر کو نظم و نسق چلانے کیلئے مقرر کیا جائیگا حضور نواب صاحب محض آئینی ہیڈ ہوں گے اور انہیں ذاتی خرچ کیلئے سالانہ وظیفہ ملا کرے گا۔

لیاقت علی خاں کی مراجعت

لنڈن ۳ مئی۔ وزیر اعظم پاکستان آنریبل ڈاکٹر لیاقت علی خاں جمہوریہ آئرلینڈ میں مختصر سے قیام کے بعد آج شام ڈبلن سے واپس لنڈن پہنچ گئے۔ ڈبلن میں مسلمان باشندوں کے ایک وفد نے آپ سے ملاقات کی۔ اور لوائے پاکستان کے رنگ کے سبز اور سفید پھولوں کے ہار پہنائے۔

شرق اردن کی کابینہ مستعفی

عمان ۳ مئی۔ آج شرق اردن کی وزارت کے تمام ارکان نے استعفے داخل کر دیئے ہیں۔ شرق اردن کے والی شاہ عبد اللہ نے استعفوں کو منظور کرتے ہوئے درخواست کی ہے کہ وہ نئی وزارت کے بننے تک کام جاری رکھیں۔

چھ جہاز غرق

شنگھائی ۳ مئی۔ چینی حکومت کا ایک اعلان مظہر ہے کہ دریائے یانگسی میں کمیونسٹوں کے چھ جہاز غرق کر دیئے گئے ہیں۔ یہ جہاز کمیونسٹوں کو نانکن کے سقوط پر ہاتھ آئے تھے۔

بھوٹان اور سکم کی ریاستیں ہندوستان سے آزاد ہونا چاہتی ہیں

آزاد تعلقات خارجہ کی تجویز

نئی دہلی ۳ مئی (دفان) ہندوستان کی شمال مشرقی سرحد کی دو امن پسند ریاستیں بھوٹان اور سکم اس تجویز پر غور کر رہی ہیں کہ وہ ہندوستان سے اپنا وہ معاہدہ منسوخ کر دیں جس کی رو سے تعلقات خارجہ کا کام ہندوستان کے سپرد ہے۔ واضح رہے کہ یہ دونوں ریاستیں برطانوی دور میں بھی آزاد تھیں۔ اندرونی طور پر کاملاً خود مختار تھیں۔ لیکن کبھی کبھی نیپال کی طرح تعلقات خارجہ کے سلسلے میں برطانوی حکومت کی مدد لے لیا کرتی تھیں۔

برطانوی تسلط کے اٹھ جانے پر نیپال نے تو ہندوستان کے ساتھ کوئی معاہدہ نہ کیا۔ لیکن سکم اور بھوٹان نے تجدید معاہدہ کی اور ہندوستان نے دونوں کی مالی امداد کی۔ ایک سال کے بعد ان دونوں ریاستوں نے محسوس کیا ہے کہ تیز ہوائی اور لاسلکی رسل و رسائل کے اس دور میں انہیں اپنی آزادی کو ضرور برقرار رکھنا چاہئے۔ لہٰذا وہ ہندوستان سے اپنے تعلقات کی نوعیت بدل لینا چاہتی ہیں۔

چونکہ مذہبی اور جغرافیائی لحاظ سے وہ ہندوستان کی نسبت تبت کے زیادہ قریب ہیں لہٰذا ان کا خیال ہے کہ تبت سے رفاقت زیادہ مفید و محفوظ ہوگی۔

محکمہ زراعت کی کارگذاری

لاہور ۳ مئی۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ماہ مارچ گذشتہ میں ٹریکٹروں کے ذریعہ مغربی پنجاب میں ۱۷۰ ایکڑ اراضی توڑی گئی۔ اس کے علاوہ کپاس کے بیج خریدنے۔ پھل دار باغ لگانے اور پودوں کی حفاظت میں خاص سرگرمی دکھائی گئی۔ اس عرصے میں سرکل کے آٹھ مختلف مقامات پر ۵ ایکڑ سے ۱۶ ایکڑ تک پھل دار باغ لگائے گئے۔ بارہ ایکڑ زمین پر دوا چھڑکی گئی اور ۳۵ ٹیلوں میں زہریلی دوا ڈالی گئی۔

گندم میدہ اور چاول کے نرخ

لاہور ۳ مئی۔ لاہور کے راشننگ کنٹرولر نے لاہور کے راشن بندی کے علاقے میں گیہوں میدہ اور چاول کے تھوک فروشی کے یکم مئی ۱۹۴۹ء سے اور خوردہ فروشی کے ۸ مئی ۱۹۴۹ء سے مندرجہ ذیل نرخ مقرر کر دیئے ہیں۔

گندم	۳ مئی	۱۲-۴-۰ روپے فی من	پرچون ۱۲-۵-۶ فی من
آٹا		۱۲-۱۴-۲	۱۳-۱۲-۰
میدہ		۲۲-۱۱-۰	۲۳-۸-۰
چاول بڑھیا		۲۶-۱۰-۰	۲۷-۸-۶
چاول		۱۸-۷-۰	۱۹-۵-۴

(سرکاری اعلان)

ہم نے کوئی خفیہ معاہدہ نہیں کیا

لنڈن ۳ مئی۔ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے کل یہاں ایک دعوت میں جس کا اہتمام ہندوستانی طلبہ نے کیا تھا تقریر کرتے ہوئے کہا یہ غلط اطلاع ہے کہ ہندوستان نے معاہدہ اوقیانوس کے متعلق کوئی خفیہ معاہدہ کر لیا ہے۔ ہم نے ایسا کوئی معاہدہ نہیں کیا اور نہ ہی ہندوستان کسی سیاسی بلاک میں شامل ہوا ہے۔

ہم نے دولت مشترکہ سے تعلقات ملک کے مفاد کے لئے رکھے ہیں۔ دور ملک کو آزاد رکھنے کا فیصلہ محض اس لئے کیا گیا ہے کہ اس طرح ہم دنیا میں امن قائم کرنے میں زیادہ ممد ہو سکتے ہیں۔

ہیڈ ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے، ایل ایل بی — مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۱۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

مبلغین کرام سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے ضروری اعلان

جلسہ سالانہ پر مبلغین کی ایک میٹنگ بلائی گئی تھی۔ جس میں سال بھر کے لئے سکیم بنانا اور کئی اہم امور پر مشورہ کرنا زیر تجویز تھا۔ میٹنگ تو ہوئی۔ مگر میں اس میں اچانک بیمار ہو جانے کے باعث شرکت نہ کر سکا۔ نہ ہی منتظم اجلاس نے اجلاس کی اہمیت کو سمجھ کر مجھ سے پروگرام دریافت کرنے کی ضرورت سمجھی۔ کچھ ان دنوں کی مصروفیات کے باعث دوبارہ اجلاس نہ بلایا جا سکا۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ علمائے کرام کو اطلاع کی جاتی ہے۔ کہ چونکہ گزشتہ سال ہجرت عظیمہ کی وجہ سے جماعتوں میں انتشار پایا جاتا تھا۔ اس لئے جماعت بندی اور تربیت کے لئے مبلغین کو جماعتوں میں بار بار جانے اور تبلیغی دورے کرنے کی کھلی اجازت تھی۔ اب کہ یہ کام کافی حد تک ہو چکا ہے۔ مہاجرین آباد ہو کر اپنی اپنی حالت سنبھال چکے ہیں۔ مبلغین کرام کو اس سال سے نئے تبلیغی جد و جہد کے لئے خود کام کرنے جماعتوں سے تبلیغی کام لینے کے لئے خاص پروگرام بنانا ہوگا۔ مگر ہر دورہ اور سفر کے لئے نظارت کی منظوری کا پیشگی حاصل کرنی ہوگی۔

لہذا مبلغین کو چاہیئے کہ اس اعلان سے دس دن کے اندر اندر اپنے ضلع کی جماعتوں کی ایک فہرست معہ تعداد کل افراد و تعداد بالغ مرد افراد بنا کر بھجوائیں۔

(۲) ایک نقشہ جماعتوں کا فاصلے کے لحاظ سے بنا کر بھجوائیں۔ کمزور بیدار جماعتوں کو الگ الگ قلم سے نمایاں کریں۔

(۳) اپنی طرف سے سہ ماہی کا پروگرام معہ ذیلی تفصیلات کے اندازے کے بھجوائیں۔ تاکہ غور کر کے منظوری دی جا سکے۔

(۴) منظوری سے قبل کوئی دورہ نہ کیا جائے۔ منظوری کا تعلق نظارت ہذا اور مبلغ کا ہے جماعت اپنی جس وقت ان کا مربی ان کے پاس آئے۔ ان سے ہر طرح تعاون کرنا فرض ہوگا۔

(۵) وہ مبلغین جو اس وقت رخصت اتفاقیہ پر ہیں۔ وہ بھی اس اعلان کے مخاطب ہیں۔ اگر وہ اعداد و شمار مہیا کرنے کے قابل نہ ہوں۔ تو وہ بذریعہ تحریر اطلاع بھجوائیں۔ کہ کب تک وہ اس کام کو کر سکیں گے۔

خاکسار مرزا بشیر بیگ ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

برطانوی صنعتی نمائش میں پاکستانی اشیاء کی جاذبیت

لندن ۳ مئی۔ آج برطانوی صنعتی نمائش کے افتتاح کے فوراً ہی بعد ارلس کورٹ میں پاکستان کی عارضی دوکان پر غالباً سب سے زیادہ برطانوی اور غیر ملکی گاہک نظر آتے تھے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس کو دولت مشترکہ کی اشیائے نمائش میں سب سے بہتر جگہ ملی ہے۔ یہ سٹال کی عمارت کے دروازے پر ہے۔ جو اس سال خاص توجہ کا مرکز ہے۔ دوسری وجہ بلاشبہ پاکستان کی اشیائے نمائش کا فنکارانہ طریقہ پر سجا ہوا اور خود اشیاء کی اپنی دلکشی ہے۔ بیگم رحمت اللہ نے اسٹار کو بتایا۔ کہ وہ اپنا تمام وقت نمائش کے دوران میں پاکستان کی تجارتی دلچسپیوں کا عام اظہار کرنے میں صرف کریں گے۔

پاکستان کی خام اشیاء کے نمونے جان بوجھ کر پس پشت رکھے گئے ہیں۔ اور کھیلوں کا سامان آلات جراحت، بجلی کے ذریعہ قلعی شدہ اشیاء اور تیار شدہ سامان اس مقصد سے سامنے رکھا گیا ہے۔ کہ دنیا یہ سمجھ لے۔ کہ پاکستان بھی ایک صنعتی ملک ہے۔ تمام رکھ رکھاؤ کا انحصار بہت حد تک اس تجربہ پر ہے۔ جو بین الاقوامی میلان نمائش سے حاصل کیا گیا ہے۔ یہ نمائش ابھی چند دن ہوئے ختم ہوئی ہے۔

پاکستان کے ڈپٹی ٹریڈ کمشنر مسٹر حامد علی نے جو ابھی حال ہی میں اٹلی کی بین الاقوامی نمائش سے واپس آئے ہیں اطلاع دی ہے کہ پاکستان میں تیار شدہ سامان پر بہت زیادہ دلچسپی کا اظہار کیا گیا۔ اور ان ہی کی ہدایت پر ان اشیاء کو اولیت دی گئی۔ (اسٹار)

لے کے رہیں گے

کہ دو من کو لے کے رہیں گے
باغ اور بن کو لے کے رہیں گے

پھیلائیں گے دام محبت
مرغ چمن کو لے کے رہیں گے

اپنے دوست تو دوست ہیں اپنے
ہر دشمن کو لے کے رہیں گے

احمد مرسل کے شاہیں اب
زاغ و زغن کو لے کے رہیں گے

تیر دعا سے دشمن جاں کے
تن من دھن کو لے کے رہیں گے

قادیاں ناہید اپنا وطن ہے
اپنے وطن کو لے کے رہیں گے

عبد المنان ناہید

ترقی پسند مصنفین کے خلاف پروپیگنڈہ کی مذمت

کراچی ۲ مئی۔ کل یہاں اردو مجلس کے ہفتہ وار اجلاس میں پاکستان کے ترقی پسند مصنفین کے قومی مفاد کے خلاف پروپیگنڈہ کی پر زور مذمت کی گئی۔ مسٹر ظفر آصف نے ایک مقالہ پڑھا۔ جس میں ترقی پسند مصنفین پر نکتہ چینی کی گئی تھی۔ مسٹر آصف نے بیان کیا۔ کہ وہ لوگ گندہ اور غیر اخلاقی ادب پیش کر رہے ہیں۔ اور ہندوستان کے کمیونسٹ لیڈر سجاد ظہیر کی راہ نمائی میں قومی مفاد کے خلاف پروپیگنڈا کر رہے ہیں۔ بعض ممبروں نے مسٹر ظفر کے چند ریمارکوں پر اعتراض کیا۔ اور اس کے بعد ایک عام مباحثہ ہوا۔ جن ناقدوں نے آزادی تحریر کی وکالت کی تھی۔ ان کو جواب دیتے ہوئے مسٹر غلام محمد بٹ نے کہا کہ آزادی کا مطلب اجارہ داری نہیں ہے۔ اور جو لوگ کراچی کے بجائے ماسکو کی جانب نظر امید لگاتے ہیں۔ انہیں ترقی پسندیت کے نام پر خدا اور اسلامی مفاد کے منافی پروپیگنڈہ کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

مسٹر بٹ کی حمایت کرتے ہوئے مسٹر محمد حسن نے روس کے زیر اثر ملکوں میں "اسٹالن برانڈ" آزادی کی ایک مایوس کن تصویر کھینچی۔ انہوں نے کہا آزادی پسند روس میں کوئی شخص سٹالن اور موجودہ اقتدار پر نکتہ چینی کرنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ روس کی ملوکیت پسندی کی مذمت کرتے ہوئے اردو کے مشہور شاعر مولانا ماہر القادری نے کہا کہ پاکستان کی بنیاد ایک بالکل ہی مختلف نظریہ حیات پر رکھی گئی ہے۔ یہ نظریہ حیات اسلامی ہے۔ اور کمیونسٹوں کا پروپیگنڈا قطعی طور پر معاندانہ اور مفسدانہ ہے۔ انہوں نے مجلس کے اغراض و مقاصد کی طور پر وضاحت کی۔ تجویز پیش کی۔ اور کہا کہ جو لوگ کمیونسٹوں کے حامی رجحانات رکھتے ہیں۔ انہیں مجلس کی ممبری سے علیحدہ کر دیا جائے۔

اجلاس میں مولانا قادری کی تحریک کو قطعی اکثریت سے منظور کر دیا۔ اور ایک مناسب قرارداد آئندہ اجلاس میں پیش کرنے کے لئے تیار کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ (اسٹار)

شرق اردن میں ہندوستانی نمائندہ

نئی دہلی ۳ مئی۔ اس بات کا امکان ہے کہ ہندوستانی ایرانی لیگ کے مسٹر اجمل خاں شرق اردن میں ہندوستان کے [illegible] مقرر کئے جائیں گے۔ اس ماہ کی کسی تاریخ کو اس تقرری کا اعلان کر دیئے جانے کا امکان ہے۔ (اسٹار)

پاکستان میں ہومیو پیتھک میڈیکل کونسل ۲۰ لاکھ کی لاگت سے ایک معمل گاہ قائم کیا جائیگا

کراچی ۲ مئی۔ کل یہاں پاکستان کی مختلف ہومیو پیتھک انجمنوں کا اجلاس منعقد ہوا۔ اور ممبروں کے ہومیو پیتھک ڈاکٹروں کو رجسٹر کرنے کے لئے پاکستان ہومیو پیتھک میڈیکل کونسل قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ کونسل مشرقی بنگال کے سات۔ کراچی کے پانچ۔ مغربی پنجاب کے پانچ۔ سندھ کے تین۔ صوبہ سرحد کے دو بلوچستان کے ایک اور ریاستوں کے تین نمائندوں پر مشتمل ہوگی۔

اجلاس میں ایک ہومیو پیتھک میڈیکل، ایک ہسپتال، ریسرچ کا ادارہ اور کراچی میں ایک معمل گاہ ۲۰ لاکھ روپیہ کے سرمایہ سے قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

حکومت پاکستان پر بنگالی ہومیو پیتھک فیکلٹی کو تسلیم کے لئے زور دینے کے واسطے سات آدمیوں پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی گئی۔ تاکہ وہ اس سوال پر حکومت ہند سے گفت و شنید کرے۔ اجلاس میں یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ ماہ ستمبر میں ایک ہومیو پیتھک کانفرنس کراچی میں منعقد کی جائے۔ اور اس میں شرکت کے لئے ہندوستان، امریکہ، ایرانی ممالک کو اپنے نمائندے روانہ کرنے کی دعوت دی جائے۔ (اسٹار)

یہ اندازِ گفتگو کیا ہے

ہم نے "الفضل" میں چنیوٹ کے جلسہ کی روئداد ایک "اسلامی جماعت" کے رکن کی زبانی نقل کی تھی۔ آج ہم اسی دوست کے لکھے ہوئے وہ تاثرات حرف بحرف یہاں نقل کرتے ہیں۔ جو انہوں نے جلسہ ربوہ کے متعلق "تسنیم" میں شائع فرمائے ہیں۔

"جلسہ کی حاضری ۱۲-۱۴ ہزار سے کم نہیں ہوگی۔ لیکن نظم کمزور تھا۔ اور جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے ہم نے آس پاس کے لوگوں کو باہم فقرے کستے سنا۔ مرزا صاحب تقریر کو کھڑے ہوئے تو ان کے پیچھے باوردی باڈی گارڈز تن کے کھڑے تھے۔ تقریر کا انداز معذرتی تھا۔ اس کا ابتدائی حصہ صرف اس سوال کے جواب پر مشتمل تھا۔ کہ ہم نے قادیان کو کیوں چھوڑا؟ معلوم ہوتا تھا۔ کہ اس سوال کا دباؤ جماعت کے اندر سے بھی اور باہر سے بھی بہت زیادہ پڑ رہا ہے۔ استدلال یہ تھا کہ جملہ انبیاء کے ساتھ چونکہ ایسا ہوتا رہا ہے۔ لہذا ہمارے ساتھ ترک مرکز کا معاملہ اگر پیش آیا۔ تو عین ثبوت نبوت ہے۔ آخر میں گفتگو پھر کر پیشگوئی پر آگئی۔ جو مرزائیت کے ہر قصیدہ کا مقطع ہوتی ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب کا ایک الہام "داغ ہجرت" کے الفاظ میں پیش کیا گیا۔ اور پھر اس کی تفسیر ان کے دو چار کلمات مبارکہ سے کی گئی۔ اور پھر حضرت خلیفہ دوم نے اپنے الہامات کا جوڑ اس سے لگایا۔ اور استدلال مکمل ہو گیا۔

اس قسم کی گفتگو کو دیر تک سننے کے لئے جو تاب شنیدن درکار ہوتی ہے اس کی اپنے اندر کمی پا کر ہم لوگ جلسے سے چلے آئے۔

جلسہ سے باہر آئے تو کسی صاحب نے خلیفہ صاحب کی گذشتہ دن کی تقریر کا ملخص سنایا۔ معلوم یہ ہوا کہ ربوہ کو وادی غیر ذی زرع کی حیثیت دے کر مقام ابراہیم پر قدم رکھنے کی کوشش کی گئی تھی۔ یہاں ربنا تقبل منا کی دعا کے ساتھ مرزائیت [illegible] جا رہا تھا۔ معاملہ دراصل یہ ہے کہ مرزائیت نبوت کا ایک ڈرامہ کھیل رہی ہے۔ تاریخ میں انبیاء کے جو احوال و واقعات مذکور ہیں۔ ان کو پوری بے باکی سے اٹھا کر ان کی پیروڈی تیار کر دی جاتی ہے۔ اور تماشائی نقد دل و دماغ ہار کر رہ جاتے ہیں۔

راستے میں قادیانی نبوت کی عجوبہ زائیوں کا تذکرہ رہا۔ لوگ اپنی اپنی معلومات پیش کر رہے تھے۔ کہ مرزا صاحب نے فلاں کتاب میں یہ لکھا ہے۔ اور فلاں موقعہ پر یہ کہا ہے۔ اور فلاں معاملہ میں یوں دلائل لڑائے گئے ۔۔۔ وغیرہ"

اس تحریر میں سے اگر اس طرز بیان کو حذف کر دیا جائے۔ جو اس زمانے کے اسلامی دعوت دینے والوں کی خصوصیت ہے۔ اور جس میں طنز معاندت اور جذبات کے پہلو نمایاں ہوتے ہیں۔ تو اس تحریر کو دوبارہ اس طرح لکھا جا سکتا ہے۔

جلسہ کی حاضری ۱۲-۱۴ ہزار سے کم نہیں ہوگی۔ لیکن انتظام کمزور تھا۔ تقریر کے وقت مرزا صاحب کے پیچھے محافظ کھڑے تھے تقریر قادیان چھوڑنے کی وجوہات پر مشتمل تھی۔ اس کی وجہ ہمارے قیاس میں شائد یہ ہے کہ احمدی اور دوسرے لوگ اس پر اعتراض کرتے تھے۔ استدلال یہ تھا کہ جملہ انبیاء کے ساتھ ایسا ہوتا آیا ہے۔ ہمارا قیاس ہے کہ یہ استدلال مرزا غلام احمد صاحب کی نبوت کے ثبوت میں پیش کیا گیا تھا۔ مرزا صاحب نے اپنی تقریر میں مرزا غلام احمد صاحب کی پیشگوئی "داغ ہجرت" پر زور دیا۔ اور اس کی تفسیر آپ کے دو چار کلمات سے بھی کی۔ اور اس کے ساتھ اپنے الہامات بھی اس بارہ میں بیان کئے۔

ہمیں اس قسم کی گفتگو سننے کی تاب نہ تھی اس لئے جلسے سے اٹھ آئے۔

جلسے سے باہر کسی صاحب سے خلیفہ صاحب کی گذشتہ تقریر کا ملخص سنا۔ جو یہ تھا کہ جس طرح حضرت ابراہیم نے مکہ کی وادی غیر ذی زرع میں دعائیں مانگی تھیں ایسے ہی ربوہ کی بنیاد رکھتے وقت وہ دعائیں کرنی چاہئیں

احمدیت نبیوں کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کر رہی ہے۔ جو ہمارے خیال میں نقالی ہے مگر عوام بڑے متاثر ہوتے ہیں۔ راستہ میں مرزا غلام احمد صاحب کی نبوت کے متعلق عجیب عجیب باتیں ہوتی رہیں۔ لوگ اپنی اپنی معلومات بیان کرتے تھے۔ اور مرزا صاحب کی تصنیفات سے حوالے دیتے تھے۔

اگر "اسلامی جماعت" کے ہمارے یہ دوست جلسہ ربوہ کے متعلق اپنے تاثرات اس طرح بیان فرماتے۔ تو پھر بھی آپ کا مافی الضمیر ادا ہو سکتا تھا۔ لیکن نہیں آپ نے تمسخر اور استہزاء کا طریقہ اختیار کیا ہے۔ اس سے احمدیت کا الہی جماعت ہونا ثابت ہو یا نہ ہو۔ مگر اتنا ضرور ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ آپ کے اخلاق ان لوگوں سے ضرور ملتے جلتے ہیں۔ جو نبیوں اور ان کی جماعتوں کی مخالفت کرتے آئے ہیں۔ مثلاً حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کو مسلم کہتے تھے مگر ان کے مخالفین آپ کو صابی کہا کرتے تھے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کے افراد اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ اور اپنے سلسلہ کو احمدیت کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ لیکن یہ صاحب احمدیوں کو مرزائی اور احمدیت کو مرزائیت کہتے ہیں۔ ہمارا تو اس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ مسلمانوں کو مخالفین نے صابی کہہ کر کیا حاصل کر لیا تھا اور یہ صاحب یا ان کے ہمنوا احمدیت کو مرزائیت کہہ کر کیا حاصل کر لیں گے؟ مگر ہمیں شرم اس بات کی ہے۔ کہ یہ صاحب اپنے آپ کو اسلامی دعوت کا علمبردار کہتے ہیں۔ ہم تو خیر ان کے نزدیک گردن زدنی فرقہ ضالہ ہیں۔ اگر ہم سے کوئی ایسی غیر اسلامی حرکت ہو جائے تو شائد اس خیال سے قابل نظر انداز متصور ہو گی مگر کیا یہ افسوسناک نہیں ہے۔ کہ یہ صراط مستقیم پر چلنے اور اللہ تعالے کی حکومت کو قائم کرنے کا دعوے کرنے والے دوست دوسروں کے سامنے ایسے غیر اسلامی رویہ کا مظاہرہ کریں۔ کیا ہم ان دوست سے پوچھ سکتے ہیں کہ اسلامی انتخاب کی وہ کونسی دفعہ ہے۔ جس کے رو سے احمدیوں کو مرزائی کہہ۔ اور پھر بھی دعوت اسلامی کا علمبردار کہلوایا جا سکتا ہے؟

پھر سوال ہے کہ جو طرز بیان آپ نے جلسہ ربوہ کے متعلق اپنے تاثرات بیان کرنے کا اختیار کی ہے وہ کہاں تک دعوت اسلامی کے ساتھ مطابقت کر سکتا ہے۔ کیا آپ کا اسلام آپ کو یہی سکھاتا ہے۔ کہ اگر ایک نو آبادی کی بنیاد رکھتے وقت ابراہیمی دعائیں پڑھی جائیں۔ تو لوگوں کو اشتعال دلانے کے لئے اس کے متعلق کہا جائے کہ مقام ابراہیم پر قدم رکھنے کی کوشش کی گئی تھی۔ کیا یہ نقالی ہے؟ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی پیروڈی ہے۔ کیا تاریخ یا قرآن کریم میں انبیاء علیہم السلام کے جو احوال و واقعات ہیں۔ اگر ویسے ہی احوال اور واقعات ہمیں پیش آئیں۔ تو قرآن کی تقلید کرنا اور ان سے ادا خاص [illegible] ڈرامہ کھیلنا اور بے باکی سے اٹھا کر ان کی پیروڈی تیار کرنا ہے؟ کیا تقریباً انہی حالات میں اسی قسم کی وہی دعائیں کرنا جو انبیاء علیہم السلام نے خاص حالات میں کی تھیں۔ اسلام میں ناجائز قرار دیا گیا ہے۔ کیا وہ لوگ جو حج کے وقت وہی دعائیں پڑھتے اور وہی رسومات ادا کرتے ہیں۔ جو سیدنا حضرت ابراہیمؑ نے پڑھی تھیں اور ادا کی تھیں ڈرامہ کھیلتے اور پیروڈی تیار کرتے ہیں۔ پھر کیا مسجدیں تیار کرنا اور ان میں پانچ وقت اذان دینا اور فریضہ نماز ادا کرنا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے مقام پر قدم رکھنے کی کوشش کرنا ہے۔ الغرض اگر آپ کا طرز بیان اختیار کیا جائے۔ تو کونسا اسلامی شعار ہے جس کا اختیار کرنا ڈرامہ کھیلنا اور پیروڈی تیار کرنا نہیں بن کر رہ جاتا۔

آخر بتایا جائے کہ وہ کونسا اسلام ہے جس کی آپ دعوت لے کر نکلے ہیں۔ کیا یہ انداز محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے یا آنحضور صلعم کے مخالفین کا؟ کیا یہ امر قابل غور نہیں؟

آ گئے احراری

"مغربی پاکستان" کے کوہستانی رقمطراز ہیں:۔

"کل یوم مئی منایا گیا۔ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ چند لوگ سرخ جھنڈے اٹھائے ہوئے دوپہر کے وقت۔ نعرے لگاتے پھرتے ہیں۔ پاکستان زندہ باد کے نعرے تو سنائی دیتے تھے۔ کیونکہ اس کے بغیر چارہ نہیں لیکن ایک دو اور نعرے بھی تھے بدقسمتی سے وہ سمجھ میں نہیں آسکے۔ غالباً روٹی روٹی کے متعلق تھے۔

تھوڑی دیر بعد ایک شخص آیا۔ اور وہ کہنے لگا۔ آج یوم مئی کی خوشی میں کمیونسٹوں نے سرخ چنے تقسیم کئے ہیں۔ معلوم نہیں ہمارے کمیونسٹ دوستوں کی روٹی بھی سرخ ہوتی ہے یا نہیں۔ اگر ان لوگوں کو سرخ چیز سے اس قدر محبت ہے تو لباس سرخ کیوں نہیں پہنا جاتا۔ ممکن ہے وہ سرخ لباس پہننے سے اس لئے ڈرتے ہیں کہ لوگ کہیں گے "وہ آ گئے احراری"

کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ احراریوں کے مقابلہ میں کمیونسٹ بالکل [illegible] ہیں۔

سب ایک جیسے نہیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے رتن باغ لاہور)

جو مظالم ۱۹۴۷ء کے فسادات میں مشرقی پنجاب کے سکھوں نے مسلمانوں پر کئے۔ وہ پنجاب کی تاریخ کا ایک کھلا ہوا خونی ورق ہیں۔ جس کی تفصیل میں اس جگہ جانے کی ضرورت نہیں۔ لیکن ہر قوم کے سارے افراد ایک جیسے نہیں ہوا کرتے۔ اور جس طرح نیک لوگوں کی جماعت میں کبھی کوئی بد بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ظالم لوگوں کے گروہ میں بھی کبھی کوئی شریف بھی نکل آتا ہے۔ چنانچہ حال ہی میں مجھے قادیان کے ایک قریب کے گاؤں کے سکھ زمیندار کی طرف سے خط ملا ہے۔ جو میں نام ظاہر کرنے کے بغیر درج ذیل کرتا ہوں:۔

"بخدمت حضرت میاں صاحب جی۔

آداب عرض ہے۔

خدا آپ کو خوش رکھے۔ ہم سب خاندان آپ کے سب خاندان کو بہت بہت رات دن یاد کرتے ہیں۔ پرماتما وہ دن جلد لائے۔ کہ ہم لوگ پھر آپ کے درشن کریں۔ آپ کا خط مل گیا تھا۔ (یہ خط میں نے ان کے پہلے خط کے جواب میں لکھا تھا) آپ کی مہربانی کے ہم بہت مشکور ہیں ہم اپنے دونوں چاہ میں بجلی کی موٹریں لگا رہے ہیں۔ موٹریں تو لگا رہے ہیں اور ساتھ ساتھ آپ کو بھی یاد کرتے ہیں۔ کہ آپ اگر یہاں ہوتے۔ تو پھر آپ کا بھی مشورہ حاصل کر کے فائدہ حاصل کرتے۔ اچھا پرماتما جلد یہ مصیبتوں کے دن دور کر دے۔ اور ہم پھر پہلے کی طرح ہنسی خوشی ملیں۔ میرے بچے بچیاں بہت یاد کرتے ہیں۔ اور جس دن آپ کا خط آیا۔ ہم سب خاندان کو اس دن عید کے چاند کی طرح خوشی ہوئی۔ اور سب شوق سے سنتے اور پڑھتے تھے۔ خدا آپ کو جلد لائے۔ تاکہ ہم لوگ درشن کر سکیں۔ اور ہم کو آپ دعاؤں میں بھی یاد رکھیں۔ کہ پرماتما ہمارے سب کام ٹھیک ٹھیک کر دے۔ ہم لوگ آپ کے احسانوں کے بہت مشکور ہیں۔

آپ کا تابعدار

.........."

یہ لوگ تو خیر شریف تھے۔ اور تعلقات رکھتے تھے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ کہ جنون کا ابتدائی طوفان گذر جانے کے بعد بعض اشد مخالفوں کے دلوں میں بھی کچھ بے چینی اور ردّ عمل والی کیفیت پیدا ہو رہی ہے۔ چنانچہ قادیان میں ایک ڈاکٹر ہے۔ جو ابتدا سے جماعت احمدیہ اور ہمارے خاندان کی مخالفت میں ممتاز رہا ہے۔ اس کے متعلق قادیان سے خط آیا ہے۔ کہ جن ایام میں ماسٹر تارا سنگھ گرفتار کئے گئے وہ ہمارے کسی دوست سے ملا۔ اور میرے اس مضمون کا ذکر کر کے جو "خالصہ ہوشیار باش" کے عنوان کے ماتحت میں نے ۱۹۴۷ء کے شروع میں لکھا تھا۔ کہا کہ افسوس ہے۔ اس وقت ہم نے ان باتوں کو نہیں سمجھا۔ اب پتہ لگ رہا ہے۔ کہ جو مشورہ اس مضمون میں ہمیں دیا گیا تھا۔ وہی درست تھا۔ اس کا اشارہ ان ہندو سکھ اختلافات کی طرف تھا۔ جو آج کل مشرقی پنجاب میں زور پکڑ رہے ہیں۔ اور عجیب بات ہے کہ کچھ عرصہ ہوا۔ میں نے اسی ڈاکٹر کو خواب میں دیکھا کہ میں قادیان گیا ہوں۔ اور وہ مجھے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے قریب ملا ہے۔ اور بہت دبلا ہو رہا ہے۔ (حالانکہ ویسے وہ ایک بہت فربہ انسان ہے) اور مجھے بظاہر ادب کے ساتھ ملکر کہتا ہے۔ کہ کیا آپکی حفاظت کے لئے میں کوئی اسکورٹ لاؤں؟ میں نے جواب دیا کہ مجھے ضرورت نہیں۔ آپ تکلف نہ کریں۔ مگر اس وقت میرا دل محسوس کرتا تھا۔ کہ گو یہ بظاہر ادب سے مل رہا ہے۔ مگر اس کا دل اب بھی پوری طرح صاف نہیں ہے۔ واللّٰہ اعلم۔ خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور

عبرانی پرائمر اور منو سمرتی (اردو) کی ضرورت

میں نے بنی اسرائیل اور آرین قوم کی ہسٹری کے متعلق ریسرچ کا کام شروع کیا ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں متعدد کتابوں کی ضرورت ہے۔ میں نے عبرانی پرائمر اور منو سمرتی اردو یا انگریزی کی بہت تلاش کی۔ مگر مجھے یہ دونوں کتابیں حاصل نہ ہو سکیں۔

احباب سے درخواست ہے۔ کہ جس کسی دوست کے پاس یہ دونوں کتابیں ہوں۔ مجھے عاریۃً ارسال کریں۔ میں مشکور ہوں گا۔ اور اگر کسی صاحب کو معلوم ہو۔ کہ کس دوست سے یہ کتابیں مل سکتی ہیں۔ تو وہ بھی مجھے مطلع کریں۔ (خاکسار خواجہ غلام نبی گلکار واقف زندگی)

مقدمہ میں کامیابی کیلئے درخواست دعاء

لیگوس۔ نائیجیریا مغربی افریقہ میں مخالفین نے جماعت احمدیہ کے خلاف ایک مقدمہ عدالت میں دائر کیا تھا۔ جس کا نتیجہ ان کے خلاف نکلا۔ اور خدا تعالیٰ نے اپنے سلسلے کا بول بالا کیا۔ اب مخالفین نے اس فیصلہ کے خلاف اپیل کی ہے۔ جس کی سماعت عنقریب ہونے والی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو پہلے سے زیادہ شاندار کامیابی عطا کرے اور اپیل کا فیصلہ ہمارے حق میں ہو۔ (وکیل التبشیر تحریک جدید)

"مرہم عیسیٰ"

(از مکرم مولوی عطا محمد صاحب ریٹائرڈ اورینٹل ٹیچر حافظ آباد)

(۱) اس مرہم کا دوسرا نام مرہم حوارین و مرہم رسل بھی ہے۔ کیونکہ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں نے ان کے ان زخموں کے لئے جو صلیب پر لٹکائے جانے کی وجہ سے ان کے ہاتھوں اور پاؤں میں ہو گئے تھے۔ تیار کی تھی۔ اس نسخہ کی کل بارہ دوائیں ہیں۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی تعداد بھی اسی قدر تھی۔ یہ نسخہ طب کی مختلف کتب میں مسطور ہے۔ منجملہ ان کے قرابادین قادری کے صفحہ ۵۶۳ پر بھی یہ نسخہ درج ہے۔

(۲) اس نسخہ سے نہ صرف قرآن کریم کی ایک آیت کی صداقت روز روشن کی طرح ثابت ہوتی ہے۔ بلکہ ان لوگوں کا جھوٹ بھی خوب کھل جاتا ہے۔ جو یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی دیئے جانے کے وقت اللہ تعالیٰ نے آسمان پر اٹھا لیا تھا۔ اور ان کی بجائے کسی اور کو صلیب پر لٹکایا گیا تھا۔ اور وہ آیت یہ ہے۔ ما قتلوہ وما صلبوہ (یہود میں دو رواج تھے (۱) قتل کر کے صلیب پر لٹکانا (۲) پہلے صلیب پر لٹکانا۔ پھر اتار کر قتل کرنا اور ہڈیاں توڑنا) اللہ تعالیٰ نے اس حصہ آیت میں یہود نامسعود کے ہر دو منصوبوں کی نفی کرتا۔ اور فرماتا ہے۔ کہ نہ یہود نے ان کو (حضرت عیسیٰ کو) قتل کیا۔ اور نہ صلیب پر لٹکا کر مارنے میں وہ کامیاب ہو سکے۔ کیونکہ وہ صرف ایک گھنٹہ کے قریب صلیب پر رہے۔ اور یہود کا سبت شروع ہو جانے کی وجہ سے جلد صلیب پر سے اتار لئے گئے۔ اور صلیب سے اتار کر قتل کرنے اور ہڈیاں توڑنے کے فعل سے جو صلیب کے فعل کی تکمیل اور مصلوب کی یقینی موت کے لئے ضروری تھا۔ بوجہ قرب سبت و دیگر حوادث آسمانی کے باز رکھے گئے۔

(۳) چونکہ اتنے حصہ آیت سے شک پڑتا تھا۔ کہ شاید قرآن کریم انجیل میں بیان شدہ ایک تاریخی واقعہ سے انکار کر رہا ہے۔ لہٰذا اس شک کو رفع کرنے کے لئے لٰکِنْ جو حرف استدراک ہے۔ اور صرف کلام ماسبق میں پیدا شدہ شک کو رفع کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ لا کر فرمایا۔ ولکن شُبِّہَ لہم۔ لیکن وہ (حضرت عیسیٰ بیہوشی اور غشی کی وجہ سے) مشابہ بہ مقتول و مشابہ بمصلوب بنا دیا گیا۔ کہ یہود اسے مردہ سمجھ کر چھوڑ جائیں۔ جیسے کہانی مشہور ہے۔ کہ دو دوست جنگل میں جا رہے تھے۔ کہ اچانک سامنے سے ریچھ آ گیا۔ ایک تو درخت پر چڑھ گیا۔ مگر دوسرا دم کھینچ کر "مردہ سا" بن کر زمین پر لیٹ گیا۔ ریچھ چونکہ مردہ نہیں کھاتا۔ اس نے اسے ادھر ادھر الٹ پلٹ کر دیکھا۔ اور سونگھا۔ مگر زندگی کی کوئی علامت اس میں نہ پا کر چلتا بنا۔ بعینہٖ اسی طرح بیہوشی اور غشی کی وجہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں زندگی کی کوئی علامت نہ پا کر یہود نامسعود انہیں چھوڑ کر چلے گئے۔

(۴) اس حصہ آیت میں شُبِّہَ کا لفظ باب تفعیل سے فعل ماضی مجہول کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ اور تشبیہ میں چار چیزیں ہوتی ہیں۔ (۱) مشبہ (جس کو تشبیہ دیں) (۲) مشبہ بہ (جس چیز سے تشبیہ دیں) (۳) وجہ شبہ (جس وجہ سے تشبیہ دیں) (۴) حرف تشبیہ۔ نیز مشبہ اور مشبہ بہ کے لئے ضروری ہے۔ کہ ان میں من وجہ مغایرت ہو۔ اور من وجہ مشابہت۔ یعنی اگر ہر دو ذات میں مشابہ ہوں۔ تو صفات میں مختلف ہونگے۔ اور اگر صفات میں مشابہ ہوں۔ تو ذات میں مختلف ہونگے۔ اس قاعدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ضروری ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر سے زندہ ہی اترے ہوں۔ تا بیہوشی اور غشی کی وجہ سے ایک مردہ نما زندہ حقیقی مردہ (مقتول و مصلوب) سے مشابہ قرار دیا جا سکے۔ یاد رہے۔ کہ آیت زیر بحث میں مشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔ اور مشبہ بہ مقتول و مصلوب انسان اور وجہ شبہ وہ بیہوشی اور غشی کی حالت ہے۔ جو صلیب دیئے جانے کی وجہ سے ان پر طاری ہو گئی تھی۔ اور جس نے ان کو مقتول و مصلوب انسان کی طرح "مردہ سا" کر دیا تھا۔ اگرچہ درحقیقت وہ مرے نہ تھے۔ کیونکہ اگر مر جاتے۔ تو مردہ کی مردہ سے تشبیہ ہی بے معنی اور آیت قرآنی فصاحت و بلاغت کے درجہ سے ساقط ہو جاتی۔ لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ سولی پر چڑھے زندہ ہی اترے۔ انہوں نے اپنے زخم اپنے حواریوں کو دکھلائے۔ اور زخموں سے شفا پانے کے بعد مع اپنی والدہ کے اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں کشمیر کی طرف چلے گئے۔ جس کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے۔ وآوینٰھما الیٰ ربوۃ ذات قرار ومعین۔

صنعتی نمائش بر موقعہ جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۴۹ء

لجنہ مرکزیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ آئندہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو دسمبر ۱۹۴۹ء میں منعقد ہوگا نہایت شاندار پیمانے پر صنعتی نمائش لگائی جائے گی۔ تمام لجنات اماء اللہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ ابھی سے نمائش کی تیاری شروع کر دیں۔ اور نمائش کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش کریں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

حدیثِ نبویؐ میں بیان فرمودہ "الجماعۃ" کی مصداق

صرف جماعت احمدیہ ہے

(از مکرم ملک مبارک احمد خانصاحب امین آبادی)

مسلمانوں کے عام بگاڑ اور ملی افتراق و انتشار کے زمانہ کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پاکر ایک عظیم پیشگوئی بیان فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اس وقت سوائے ایک جماعت کے تمام مسلمان کہلانے والے اسلام سے دور ہوں گے۔ وہ پیشگوئی ہمارے زمانہ میں لفظاً لفظاً پوری ہو چکی ہے۔ ذیل میں اختصار سے حدیث درج کی جاتی ہے:

عن عبد اللہ ابن عمرو قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لیأتین علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منھم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذالک وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا ملۃ واحدۃ قالوا من ھی یا رسول اللہ؟ قال ما انا علیہ واصحابی رواہ الترمذی وفی روایۃ احمد وابی داؤد عن معاویۃ ثنتان وسبعون فی النار وواحدۃ فی الجنۃ وھی الجماعۃ وانہ سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بھم تلک الاھواء کما یتجاری الکلب بصاحبہ لا یبقی منہ عرق ولا مفصل الا دخلہ (مشکوٰۃ المصابیح مجتبائی ص ۳۰ کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً بالضرور میری امت پر وہ حالات آئیں گے جو بنی اسرائیل پر آئے۔ اسی طرح جیسے کہ ایک جوتی دوسری جوتی کے ہمشکل ہوتی ہے (میری امت کے لوگ بنی اسرائیل کے مطابق ہو جائیں گے) حتیٰ کہ ان میں سے اگر کوئی اپنی ماں کے پاس علانیہ آیا ہوگا تو ضرور میری امت میں بھی کوئی ایسا کرنے والا ہوگا۔ اور بنی اسرائیل تو بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے مگر میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ وہ سب کے سب آگ میں جائیں گے سوائے ایک ملت کے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ اے رسول خدا! وہ ملت کونسی ہوگی فرمایا کہ وہی (جو اس طریق پر ہوگی) جس پر میں اور میرے ساتھی ہیں۔ یہ روایت ترمذی نے ذکر کی ہے اور امام احمد اور ابو داؤد نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت یوں نقل کی ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر فرقے دوزخی ہوں گے اور ایک جنتی۔ اور جنتی گروہ ایک جماعت ہوگی۔ اور یقیناً میری امت میں کئی لوگوں میں (یعنی اس جماعت کے علاوہ سب گروہوں میں) [illegible] ہوا و ہوس اس طرح سرایت کر جائے گی جیسے دیوانے کتے کی زہر انسان کی رگ رگ اور تمام جوڑوں میں سرایت کر جاتی ہے۔"

اس حدیث میں مندرجہ ذیل امور کی طرف متوجہ فرمایا گیا ہے (۱) امت محمدیہ کی بنی اسرائیل یعنی یہود و نصاریٰ کے ساتھ ہر پہلو مطابقت کی پیشگوئی۔

(۲) انتشار و افتراق میں مسلمان یہود و نصاریٰ سے ایک قدم آگے ہو جائیں گے۔

(۳) اس منتشر اور بے عمل امت کے لئے دوزخ کی وعید۔

(۴) تہتر میں سے بہتر گروہوں کے ناری ہونے کی اطلاع دے کر بتلایا گیا کہ کہلانے والے مسلمانوں کی غالب اکثریت میں اسلام اور مسلمانوں کی حقیقت متحقق نہ ہوگی اور وہ کروڑوں کروڑ افراد بوجہ عدم تحقق حقیقت اسلام خدا کے حضور مسلمان نہ ہوں گے۔

(۵) کروڑوں افراد کے متعدد فرقوں میں سے صرف ایک گروہ حقیقت اسلام سے متحقق ہوگا۔ اور خدا کے نزدیک صرف وہی ایک گروہ مسلمان ہوگا۔

(۶) دوزخ سے نجات اور جنت کا استحقاق اس گروہ میں شمولیت کے ساتھ وابستہ ہوگا۔

(۷) اس نجات یافتہ گروہ کی خاص علامت یہ ہوگی کہ وہ اسوۂ رسولؐ اور اسوۂ صحابہؓ کے مطابق احکام اسلام کی تعمیل و تبلیغ کرنے والی ایک جماعت ہوگی۔

(۸) اس جماعت کے علاوہ امت کے لوگوں میں حد سے زیادہ ہوا و ہوس سرایت کر جائے گی اور وہ دنیا کے خیالات میں ایسے مستغرق ہوں گے کہ آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں گے۔

گویا جماعت کا لفظ اسی وقت اپنے صحیح معنوں میں مستعمل ہوتا ہے جبکہ "تمام میں وحدت فکری" تو ایک امام کے ماتحت قائم کیا جاتا ہے بغیر امام کے جماعت "جماعت نہیں کہلانے کی" بلکہ متفرق لوگوں کا ایک گروہ ہوگا۔ جیسے نماز کے وقت جب نمازی ایک جگہ دکھائی دیتے ہیں تو بعض آپس میں باتیں کرتے ہیں۔ بعض [illegible] ذکر الٰہی میں مشغول ہوتا ہے کوئی نوافل ادا کر رہا ہوتا ہے کوئی [illegible] ذکر رہا ہے [illegible] ہر شخص سمجھے گا کہ مسجد میں لوگ تو جمع ہیں مگر یہ نہیں کہ امام [illegible] ہوتا ہے [illegible] میں [illegible] اور ہر شخص یہی سمجھے گا کہ [illegible] امام کے [illegible] جماعت [illegible] لوگوں کی پراگندہ منتشر [illegible] امام کے تحت آئے تو یہ اجتماع جماعت بن گئی۔

پس نماز ہمیں روزانہ پانچ وقت یہ سبق دیتی ہے کہ امام کے بغیر لوگوں کا اجتماع جماعت نہیں کہلا سکتا۔ افراد میں وحدت فکری پیدا کرنے کے لئے اور اختلافات مٹا کر یگانگت اور یکجہتی پیدا کرنے کے لئے امام کا وجود ناگزیر ہے۔ اس کے بغیر کسی قوم کے انفرادی اختلافات مٹا کر اسے ایک مرکزی نقطہ پر لانا محال ہے۔

مولانا ابو الکلام آزاد نے اس حقیقت کو واضح الفاظ میں یوں بیان فرمایا ہے جو ہمارے مندرجہ بالا بیان کی حرف بحرف تصدیق کرتا ہے۔ اسی ضمن میں صاحب "مظاہر حق" لکھتے ہیں "حدیث میں ان کو مشابہت ہڑک والے کے ساتھ اس لئے دی ہے کہ جیسے ہڑک والے پر ہڑک غالب ہوتی ہے اور وہ پانی سے ڈر جاتا ہے۔ اور پیاسا مر جاتا ہے۔ اسی طرح خواہشات نفسانیہ سے مغلوب قلم حق سے بھاگ کر تشنگی میں گر کر ہلاک ہو جاتا ہے۔"

مندرجات بالا پر غور کیجئے کس صفائی کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے موجودہ زمانے کے مسلمانوں کی حالت کا نقشہ کھینچا ہے۔ اور مقبول بارگاہ الٰہی گروہ اور نجات یافتہ ملت کی علامت ایسے واضح الفاظ میں بیان فرما دی ہے کہ کسی شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں رہی۔

اس حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے تہتر فرقوں میں سے نجات یافتہ گروہ کو جماعت سے تعبیر فرمایا ہے اور جماعت کا لفظ بغیر واجب الاطاعت امام کے، لوگوں کے گروہ پہ اطلاق نہیں پا سکتا۔

صاحب "روح الاجتماع" (جماعتہائے انسانی کے اصول نفسیہ کی کتاب کا مصنف) لکھتا ہے کہ "جماعت کو فطرتی طور پر ایک لیڈر (امام) کی احتیاج ہوتی ہے۔ لیڈر جماعت کے لئے ایک دستور العمل تجویز کرتے ہیں۔ اور جماعت میں باقاعدگی پیدا کر سکتے ہیں۔"

"علمائے نفسیات کی اصطلاح میں "جماعت" کا اطلاق بلاشبہ ان مجامع پر ہوتا ہے جن میں ناموس کی وحدت فکری" مع اپنے دیگر فروع و لوازم کے موثر اور فعال و حید ہو اور اگر کسی وسیع سرزمین پر ہزاروں آدمی بلا کسی خاص مقصد کے عارضی طور پر جمع ہو جائیں تو وہ علم النفس کی اصطلاح میں جماعت نہ شمار کئے جائیں گے۔"

(روح الاجتماع ص [illegible])

مولانا ابو الکلام آزاد لکھتے ہیں (۱) مسلمانوں کی جماعتی زندگی اس حیثیت سے بالکل تباہ ہو چکی ہے [illegible] کوئی عزیز ہو [illegible] اور جس کی وجہ سے فوز و فلاح کے تمام دروازے ان پر بند ہو گئے ہیں۔ "جماعتی زندگی" کی حیثیت سے مقصود یہ ہے کہ ان میں ایک نظام جماعت کا شرعی نظام مفقود ہو گیا ہے۔ وہ اس گلے کی طرح ہیں جس کا نہ کوئی گلہ بان ہو۔ جنگل کی جھاڑیوں میں منتشر ہو کر گم ہو گیا ہو وہ بسا اوقات یکجا دکھائی دیتے ہیں اور دینی جماعتی قوت کی نمائش کرنا چاہتے ہیں۔ کمیٹیاں بناتے ہیں۔ کانفرنسیں منعقد کرتے ہیں۔ لیکن یہ تمام اجتماعی نمائشیں شریعت کی نظر میں بھیڑ اور انبوہ کا حکم رکھتی ہیں جماعت کا حکم نہیں رکھتیں۔ بھیڑ اور جماعت میں فرق ہے پہلی چیز بازاروں میں نظر آتی ہے۔ جب کوئی تماشا ہو رہا ہو دوسری چیز جمعہ کے دن مسجد والوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔ جب ہزاروں انسانوں کی قطاریں درست ہوتی ہیں ایک ہی مقصد، ایک جہت، ایک حالت، ایک ہی امام کے پیچھے مجتمع ہوتی ہیں۔"

(مسئلہ خلافت اور جزیرہ عرب ص [illegible])

(۲) نیز فرماتے ہیں "اسلام کا قانون شرعی یہ ہے کہ ہر زمانہ میں مسلمانوں کا ایک خلیفہ و امام ہونا چاہیئے۔ اس کی اطاعت و اعانت ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور مثل اطاعت خدا اور رسول کے ہے تا وقتیکہ اس سے کفر بواح ظاہر نہ ہو۔ جو مسلمان اس کی اطاعت سے باہر ہوا وہ اسلامی جماعت سے باہر ہو گیا۔ جس مسلمان نے اس کے مقابلہ میں لڑائی کی یا لڑنے والوں کی مدد کی اس نے اللہ اور رسول کے مقابلہ میں تلوار کھینچی وہ جماعت اسلام سے باہر ہو گیا۔ اگرچہ نماز پڑھتا ہو روزہ رکھتا ہو اور اپنے تئیں مسلم سمجھتا ہو۔"

(مسئلہ خلافت ص [illegible])

(۳) (طاعت امام کا سبق دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ "وہ (امام) جو کچھ تعلیم دے ایمان و صداقت کے ساتھ اسے قبول کریں۔ قرآن و سنت کے ماتحت اس کے جو کچھ احکام ہوں ان کی بلا چون و چرا تعمیل کریں۔ سب کی زبانیں گونگی ہوں۔ صرف اسی کی زبان گویا ہو۔ سب کے دماغ بے کار ہو جائیں صرف اسی کا دماغ کارفرما ہو۔ لوگوں کے پاس نہ زبان ہو نہ دماغ صرف دل ہو جو قبول کرے صرف ہاتھ پاؤں ہوں جو عمل کریں۔ اگر ایسا نہیں ہے تو ایک بھیڑ ہے ایک انبوہ ہے۔ جانوروں کا ایک جنگل ہے۔ تنکوں کا ایک ڈھیر ہے مگر نہ تو جماعت ہے نہ امت۔ نہ قوم نہ اجتماع۔ اینٹیں ہیں مگر دیوار نہیں۔ تنکے ہیں مگر پہاڑ نہیں۔ قطرے ہیں مگر دریا نہیں۔ کڑیاں ہیں جو ٹکڑے ٹکڑے کر دی گئی ہیں مگر زنجیر نہیں ہے جو بڑے بڑے جہازوں کو لنگر انداز کر سکتی ہے۔" ([illegible])

مولانا ابو الکلام آزاد کی تصنیفات [illegible] اقتباسات سے یہ واضح ہے کہ [illegible] اطلاق صرف اسی فرقہ پر ہو [illegible] واضح [illegible] الاطاعت امام کی [illegible] واجب الاطاعت امام کے [illegible] بغیر [illegible] ایک جنگل [illegible] صداقت [illegible] جماعت کا لفظ [illegible] اطلاق [illegible] نہیں ہو سکتا [illegible]

مملکت پاکستان کی تجارتی اور اقتصادی ترقی کا جائزہ

(۲)

برقی قوت اور بندرگاہیں

برقی قوت، ترقی کے لئے انتہائی ضروری ہے اس کے بغیر چارہ نہیں۔ چنانچہ حکومت نے سب سے پہلے ایک ایسے ماہر برقیات کی خدمات حاصل کیں جو برقابی کی ایک ایسی سکیم تیار کرے۔ جس کے ذریعہ زیادہ مقدار میں برقی قوت پیدا کی جا سکے اور جو کافی مقدار میں کوئلہ موجود نہ ہونے کی صورت میں پاکستان کے صنعتی کارخانوں کو برقی قوت مہیا کرے۔ رسول (صوبہ پنجاب) کی برقابی کی ایک ایسی اسکیم بھی عنقریب مکمل ہونے والی ہے جس کے ذریعہ ۲۲۰۰۰ کلوواٹ برقی قوت پیدا کی جائے گی۔ نیز ضلع میانوالی (مغربی پنجاب) کی برقابی کی دوسری اسکیم پر بھی عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔ جس سے ۲۷۰۰۰ کلوواٹ طاقت کی بجلی پیدا ہو سکے گی۔ مالاکنڈ (شمال مشرقی سرحدی صوبہ) میں برقابی کے منصوبہ بات سے برقی قوت پیدا کی جاتی ہے۔ اور اب یہ تجویز کیا گیا ہے کہ اس کی بجلی پیدا کرنے کی قوت کو اتنا بڑھا دیا جائے کہ اس سے بجائے ہزار کلوواٹ کے ۲۰ ہزار کلوواٹ برقی قوت پیدا ہو سکے۔ وارسک کی متعدد مقاصد والی اس نئی اسکیم کو بھی مکمل کیا جا رہا ہے جو نہ صرف ۷ لاکھ ۵۰ ہزار ایکڑ زمین کو سیراب کرے گی۔ بلکہ مغربی پنجاب اور شمال مغربی سرحدی صوبہ کو برقی قوت بھی مہیا کرے گی مرکزی اور صوبائی حکومتیں دریائے کابل کی اس اسکیم کو بھی جلد سے جلد تکمیل دینا چاہتی ہیں۔ جس کے ذریعہ ۲۰ ہزار کلوواٹ بجلی دستیاب ہو سکے گی۔ اس سلسلے میں ابتدائی کام شروع کر دیا گیا ہے۔ نہر سندھ کی برقابی کی اسکیم کا کام بھی شروع کر دیا جائے گا۔ مشرقی بنگال میں چٹاگانگ کے قریب کرنافلی کی اس اسکیم کا کام شروع ہو چکا ہے جس کے ذریعہ ۶۰ ہزار کلوواٹ برقی قوت پیدا کی جائے گی۔ کراچی، چٹاگانگ، راولپنڈی، ڈھاکہ، لائل پور، حیدرآباد (سندھ) اور ملتان میں مرکزی الیکٹرک اسٹیشن قائم کئے جائیں گے۔

پاکستانی بندرگاہوں کی تعمیر اتنی ہی ضروری ہے۔ کراچی کی بندرگاہ میں ایک خشک گودی کی ضرورت ہے۔ گو اس میں مغربی پاکستان کی تجارت کے دلفرام کے لئے بہت کافی انتظامات موجود ہیں۔ چٹاگانگ کی بندرگاہ میں توسیع کی بے حد ضرورت ہے۔ اگر بندرگاہ سے نہ صرف مشرقی بنگال کے تمام پٹ سن کی کثیر التعداد برآمد درآمد کا بلکہ اس علاقہ کی درآمدی ضروریات کو پورا کرنے کا کام لینا ہے۔ اور جن کی برآمد اور درآمد کا کام پہلے کلکتہ کی بندرگاہ سے ہوتا تھا چٹاگانگ کی بندرگاہ کی تعمیر و توسیع سب سے مقدم خیال کی جاتی ہے۔ لیکن تعمیری کمیٹی کے غور و خوض میں بہت وقت ضائع ہو گیا ہے۔ اسی انتظار میں چٹاگانگ نہایت تیزی سے اہم تجارتی مرکز بنتا جا رہا ہے۔

نجی تجارتی سرگرمیوں کا حصہ

حکومت پاکستان نے اپریل ۱۹۴۸ء میں صنعتی پالیسی کے متعلق ایک بیان دیا تھا۔ اس میں تجارتی سرگرمیوں پر بہت زور دیا گیا تھا۔ ریلیں، ڈاک اور تار کا انتظام اور لاسلکی اور نشریات پہلے ہی سے حکومت کے انتظام میں ہیں اور سڑکوں کے ذریعہ نقل و حمل کو بھی قومی بنایا جا رہا ہے۔ انہی میں اسلحہ سازی کی صنعت، برقابی قوت پیدا کرنا، ریل کے ڈبوں، ٹیلیفون، تار اور لاسلکی کے آلات کی صنعت کا اضافہ کر لیا گیا۔ بقیہ صنعتیں نجی سرگرمیوں کے لئے وقف ہیں۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ بعد میں کسی وقت دریائی نقل و حمل کو قومی بنا لیا جائے گا۔ صنعتوں کی ترقی کا کام صوبائی مجلس قانون ساز سے لے کر مرکزی فہرست میں شامل کر لیا گیا ہے۔ صنعتی پالیسی کے سرکاری بیان میں یہی کمزوری ہے کیونکہ اکثر متوازی دائرہ اختیار اختلاف کا دائمی منبع ثابت ہوتا ہے۔ اب مرکزی حکومت ۲۷ اہم صنعتوں کی تشکیل کا منصوبہ تیار کرے گی۔ اور صوبائی حکومتیں بجز ان صنعتوں کے جن کو قومی بنا لیا گیا ہے۔ ان کو عملی جامہ پہنانے کی ذمہ دار ہوں گی صنعت کے لئے ایک مالیاتی کارپوریشن قائم کی جائے گی اور ٹیکس سے متعلق بعض رعایات نئی صنعتوں کے لئے منظور کی گئی ہیں (اگرچہ ان سے معقول مدد نہیں ملتی ہے)

غیر ملکی سرمایے کا خیر مقدم کیا جائے گا بشرطیکہ وہ سرمایہ دار خاص حقوق کا مطالبہ نہ کریں اور باشندگان پاکستان کو صنعت و حرفت میں ترتیب دینے کی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے تیار ہوں۔ توقع ہے کہ ملکی سرمایہ داروں کو ان نئی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا موقعہ دیا جائے گا۔ کمپنی قائم کرنے والا عام طور سے پاکستانیوں کو اختیار دے گا کہ وہ ان نیز خاص صنعتوں میں ۲۰ فی صدی حصے خرید سکیں۔ پہلے حکومت کی یہ تجویز تھی کہ ان اصولوں پر سختی کے ساتھ عمل کیا جائے۔ اور بیان کے اس مقصد پر بعض غیر ملکی تجارتی حلقوں کے ذوق و انہماک میں نمایاں کمی پیدا ہو گئی۔ لیکن اس وقت سے حکومت کا رویہ بہت کافی بدل گیا ہے۔ حکومت نے دوسرے بیان میں بعض دفعات کی اس مقصد سے توضیح کی کہ جو زیادہ اہم اعتراضات ہیں ان کو دور کیا جائے۔ اگرچہ تجارتی سرگرمی میں غیر ملکی سرمایہ کی رفتار اب بھی سست ہے زیادہ تر اس کا سبب ٹیکسوں کی بڑھتی ہوئی شرحیں اور موجودہ حالات میں نئی سرگرمیوں کو شروع کرنے میں عملی مشکلات ہیں نہ کہ حکومت کی پالیسی اور اس کے رویہ کی طرف سے بے اطمینان صنعتی ترقی کے ابتدائی کام اور توقعات کے متعلق یہ بہت کافی تفصیل ہے۔

مالیات کی علیحدگی

مالیات کے سلسلہ میں پہلی نمایاں کامیابی دسمبر ۱۹۴۷ء میں ہندوستان کے ساتھ مالیاتی سمجھوتے کی تکمیل تھی۔ اس وقت کی سیاسی کشیدگیوں اور اس مسئلہ کی پیچیدگی کو مدنظر رکھتے ہوئے، دونوں حکومتوں میں یہ معاہدہ ایک عظیم الشان کامیابی تھی اور اسے عقل و تمیز کی کارفرمائی کی پہلی نشانی خیال کیا جاتا تھا۔ معاہدہ کی خاص شرائط یہ تھیں کہ سابق حکومت ہند کی تحویلات تقسیم کر دی گئیں، جن میں پاکستان کا حصہ ۷۵ کروڑ روپیہ یا مجموعی رقم کا تقریباً ۱۷½ فی صدی مقرر کیا گیا۔ جبکہ سابق حکومت کی ذمہ داریوں میں سے ۔۔۔ جو اس کی املاک سے تھیں۔ ۱۷½ فیصدی پاکستان کے حصہ میں آئیں اور ان میں سے براہ راست عائد ہونے والی ذمہ داریاں۔ جیسے پاکستان کے علاقہ کی ریل گاڑیاں۔ منہا کر دی گئیں۔ معاہدہ میں فوجی سامان کی تقسیم شامل تھی اور اسٹرلنگ فاضلات کو تقسیم کرنے کے لئے ایک اصول وضع کر لیا گیا۔ پاکستان اپنا قرضہ ہندوستان کو سالانہ قسطوں میں اگست ۱۹۵۲ء سے پچاس کی مدت میں ادا کرے گا۔ یہ بات ایک عام آدمی کی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ یہ معاہدہ دونوں کے لئے بہتر تھا اور کم سے کم عقل سلیم کی ایک کامیابی تھی۔

تقسیم کے وقت یہ کہنا ایک عام بات تھی کہ اگرچہ پاکستان کو غیر ملکی زر کافی ملجائے گا۔ اس کے باوجود آمدنی کے معاملہ میں اسکی حالت اطمینان بخش نہیں ہو گی اور اسکو مسلسل خسارہ کے بجٹ تیار کرنے پڑیں گے۔ اس سال کے پاکستانی مرکزی بجٹ نے قنوطیت پسندوں کو متحیر کر دیا۔ مسٹر لیاقت علیخان کے ۱۹۴۷ء والے بجٹ کے ٹیکسوں کو پوری سختی کیساتھ قائم رکھنے سے، بکری ٹیکس کو مرکز کے ماتحت کرنے اور اس میں اتنا اضافہ کرکے، کہ ۲۰۵ لاکھ کی خالص آمدنی وصول ہو۔

برآمدی محصول بڑھا کر اور اشیائے تعیش پر درآمدی محصول زیادہ کر کے مسٹر غلام محمد وزیر مالیات نے سال رواں کے ۱۰ کروڑ روپیہ کے خسارے والے بجٹ کو ۵ لاکھ روپیہ کی بچت والا بجٹ بنا دیا۔ اسی کامیابی نے اس نئی حکومت کے وقار میں چار چاند لگا دئیے ہیں۔ یہ کہنا مبالغہ سے خالی نہیں کہ حکومت پاکستان اپنے مالیات کو مستحکم بنانے میں کامیابی حاصل کر چکی ہے۔

اس نے اس سلسلہ میں بہت کچھ کر لیا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ کچھ کمزوریاں بھی ہیں جنہیں نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اول تو سندھ کے علاوہ ہمارے صوبے مالی لحاظ سے متزلزل ہیں اور سندھ بھی حالیہ تباہ کن طغیانیوں کے سبب وقتی طور پر پریشان ہے مشرقی بنگال میں ۱۹۴۸ء کا خسارہ ۵۲۳ لاکھ روپے تک پہنچتا ہے۔ جس میں ۳۰۲ لاکھ روپے نئے محاصل کے ذریعہ پورے کر لئے گئے ہیں اور خالص خسارہ ۲۲۱ لاکھ روپے باقی رہتا ہے۔ مغربی پنجاب میں کل خسارہ ۳۷۳ لاکھ روپے اور خالص خسارہ ۱۰۷ روپے تھا۔ شمال مغربی سرحدی صوبہ نے بھی کچھ خسارہ دکھایا تھا دوم مرکزی حکومت کو حال میں بڑی شرح کے برآمدی محاصل کی آمدنی کا ایک بڑا سہارا ہے۔ لیکن یہ سہارا اسی وقت تک قائم رہ سکتا ہے جب تک کہ پاکستان کی بنیادی پیداوار کی قیمتیں بلند ہیں اور دنیا میں ان کی مانگ قائم ہے بمثال کے طور پر خام روئی کے ذریعہ پاکستان کو کب تک ۷ روپیہ فی گانٹھ کے حساب سے آمدنی ہوتی رہے گی؟ سوم بلند شرحوں والے بلاواسطہ محاصل صنعتی کاروبار میں تعرض پیدا کرتے ہیں اور اسلئے زیادہ دن تک قائم نہیں رکھے جا سکتے۔ ان کمزوریوں کو فی الواقعہ تسلیم کیا گیا ہے اور آمدنی کے مزید نئے وسائل سے استفادہ کیا جا رہا ہے۔ مجلس قانون ساز کے اجلاس منعقدہ مئی ۱۹۴۸ء میں ایک اسٹیٹ ڈیوٹی بل پیش کیا گیا تھا۔ لیکن اس میں محاصل کی شرحوں کا تعین نہیں کیا گیا تھا لیکن چونکہ زرعی جاگیریں اس محصول سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ لہذا یہ محصول آمدنی کا ایک مفید ذریعہ ثابت ہو گا۔

ایک لاوارث لڑکا

ایک لڑکا جس کا نام عمر دین ولد شہاب دین ہے قوم جلاہا عمر تقریباً آٹھ سال ہے۔ والد اور والدہ فوت ہو گئے ہیں اور ایک بھائی اس کا ملٹری میں ہے جس کا نام محمد شفیع ہے۔ ہمشیرہ کا نام برکت ہے جو شادی شدہ ہے۔ ضلع لدھیانہ کا رہنے والا ہے۔ اگر اس کا کوئی وارث ہو۔ تو وہ پتہ مذکورہ سے خط و کتابت کرے۔ مولوی نور احمد قریشی

بقیہ صفحہ ۵

جماعت کی اس شرعی صورت کو سامنے رکھتے ہوئے مذکورہ بالا حدیث کے الفاظ کو پیش نظر رکھتے ہوئے دنیا بھر کے مسلمانوں کی چھان بین کر ڈالیے۔ سوائے جماعت احمدیہ کے کوئی ایک گروہ بھی اپنے تئیں جماعت کی اس شرعی حیثیت کے مطابق ثابت نہیں کر سکتا۔ اعتقادات اور اعمال کے متعلق ما انا علیہ و اصحابی کا مصداق ہونے کا ادعا کرنے والے تو مل سکتے ہیں۔ لیکن کوئی گروہ "جماعت" کے شرعی مفہوم کے مطابق پورا نہیں اتر سکتا اور یہی سب سے بڑی علامت نجات یافتہ گروہ کی حدیث نبوی میں مذکور ہوئی ہے۔ کہ واحدۃ فی الجنۃ وھی الجماعت صرف ایک فرقہ ہی جنتی ہوگا۔ اور اس فرقہ کی علامت یہ ہے کہ وہ "ایک جماعت" ہوگی۔ اور دوسرے سب گروہ ناری ہونگے خواہ نماز پڑھتے ہوں روزے رکھتے ہوں۔ اور اپنے تئیں مسلمان سمجھتے ہوں۔

پس اس حدیث کا مصداق سوائے جماعت احمدیہ کے دوسرا کوئی گروہ نہیں ہو سکتا۔

بیروت ۳ مئی۔ حکومت شام نے شام سے لبنان کے لئے غلہ کی برآمد پر سے پابندی اٹھا دی ہے۔ (ا سکاڈ)

پتے مطلوب ہیں

راولپنڈی ۳ مئی سابقہ راجپوت رجمنٹ کے درج ذیل جوانوں کے رشتہ داروں کے بیہودہ پتے معلوم ہونے کے سبب ان کی فیملی پنشنوں کے کاغذات — افسر انچارج راجپوت رجمنٹل سنٹر فتح گڑھ یو۔ پی انڈیا — کے پاس پڑے ہیں۔ یہ جوان ۴۵۔۱۹۳۹ء کی بڑی لڑائی میں مارے گئے تھے۔ ان کے وارثوں کو چاہیئے کہ ان کی فیملی پنشنوں کے متعلق مذکورہ بالا افسر سے خط و کتابت کریں۔

رجمنٹل نمبر	عہدہ اور نام	گاؤں	سابقہ پتہ ڈاکخانہ	ضلع
۲۲۸۵۲	سپاہی امتیاز	خنادرس	جھجر	رہتک
۱۷۵۲۶	" سردار علی	بالون	ہیسلاں	جالندھر
۹۵۸۳۰	نائک فتح دین	محمد پور	کلور	ریاست پٹیالہ
۱۷۴۴۹	سپاہی شیر محمد	ہرگو	سردولی گڑھ	"
۱۵۹۵۴	لانس نائک سراج دین	عمنال	جان پور	سیالکوٹ
۱۷۹۴۳	سپاہی خورشید محمد	مدنی کچھی	کرتار پورہ	جالندھر

او ٹی ایس کورس کے امیدواروں کیلئے

راولپنڈی ۳ مئی جنرل ہیڈ کوارٹر پاکستان کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی ہے۔ کہ بعض سرکاری خزانوں نے پاکستان آرمی نمبر ۲ بی ایم اے ٹیکنیکل گریجوایٹس دیک مالہ کورس پانچویں پی ایم اے کورس اور دوسرے او ٹی ایس کورس میں داخلے کے امیدواروں سے پانچ روپے کی فیس قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ ایسے امیدواروں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنے درخواست فارموں کے ساتھ پانچ روپے کے کراس پوسٹل آرڈر بھیجدیں۔ جو اسسٹنٹ ایڈجوٹنٹ جنرل ارگنائزیشن ڈائرکٹریٹ ۳ اے، جنرل ہیڈ کوارٹرز پاکستان کے نام ہونے چاہئیں۔

اٹلی کی نوآبادیات کیلئے نئی تجاویز

لندن۔ ۳ مئی اٹلی کی نوآبادیات کے سوال کے تصفیہ کے لئے ایک نیا پلان تیار کیا گیا ہے سمجھا جاتا ہے کہ اس پلان کو امریکہ اور برطانیہ کی تمام منظوری حاصل ہے۔ اس سے یہ امید ہے کہ کل مسئلہ کا التوا رک جائیگا۔

اس پلان میں منجملہ لیبیا کے لئے دس سال کے بعد آزادی، سائرینیکا کے لئے فوری برطانوی قولیت اور طرابلس کے لئے برطانیہ۔ فرانس۔ امریکہ مصر اور اٹلی کے نمائندوں پر مشتمل ایک کمیشن کے تجاویز پیش کی گئیں۔

بظاہر اس امر کی توقع نہیں ہے کہ برطانیہ خود اس پلان کو پیش کرے گا۔ وہ پسند کرے گا کہ دوسرا کوئی ملک یہ تجویز اقوام متحدہ میں پیش کرے۔ (ا سکاڈ)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۱ اپریل ۱۹۴۹ء کو بابو محمد ابراہیم صاحب عابد نے عزیزم بشیر احمد صاحب ابن میاں اللہ دتا صاحب راجپوت کا نکاح مسماۃ بیگم صاحبہ بنت میاں محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم ڈسکہ کے ساتھ مبلغ ...... مہر پر پڑھا احباب سے درخواست ہے کہ اس نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار عبدالعزیز واقف زندگی ...... ڈسکہ خاص ضلع سیالکوٹ

اعلان نکاح

میرے لڑکے عزیزم عبید اللہ شاہ کا نکاح عزیزی مسعودہ بیگم بنت ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ چک ۲۲/ ج ب ضلع لائلپور سے بارہ سو روپے مہر پر۔ اور عزیزم عبدالمنان ولد حکیم عبدالرحمن شاہ کا نکاح عزیزی امۃ الرشید دختر بابو رحمت اللہ خان صاحب ہیڈ برانچ کلرک ملتان چھاؤنی سے ......روپے مہر پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بمقام ربوہ ۱۷ اپریل ۱۹۴۹ء کو بعد نماز مغرب پڑھا۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے مبارک کرے آمین

(راجہ) سید محمد عبداللہ شاہ جنرل مرچنٹ ...... جگ ......

مسٹر لیاقت علیخاں جمعہ کو لندن سے روانہ ہونگے

روم - قاہرہ اور طہران میں ٹھیرینگے

لندن ۳ر مئی۔ توقع ہے۔ کہ مسٹر لیاقت علیخاں جمعہ کے روز لندن سے عازم وطن ہوں گے۔ اور ۷ا مئی کو کراچی پہنچیں گے۔ انہوں نے روم کی راہ سے جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جہاں وہ حکومت اٹلی کے اراکین کے ساتھ گفت و شنید کریں گے۔

ڈبلن سے واپس آنے کے بعد وزیر اعظم پاکستان بدھ کی شام کو آزاد کشمیر کی مسلم لیگ کی اور دوسری پاکستانی جماعتوں کی طرف سے ان کے اعزاز میں دیئے ہوئے ایک دعوت میں شرکت کریں گے۔

گو ابھی تک ان کے سفر نامہ کا پروگرام طے نہیں ہو سکا ہے۔ لیکن مسٹر لیاقت علی خاں مشرق وسطیٰ کے دارالحکومتوں میں نو دن قیام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ وہ تین دن روم میں قیام کرنے کے بعد قاہرہ جائیں گے۔ جہاں وہ حالیہ عرب صورت حال پر اور مصر و پاکستان کے درمیان تجارتی اور ثقافتی تعلقات کو بڑھانے کے مسائل پر گفتگو کرنے کے خواہشمند ہیں۔ وہ طہران میں کچھ دن قیام کریں گے۔ یہاں مسٹر لیاقت علی خاں ان چند معمولی حادثات پر جو بلوچستان کی سرحد پر واقع ہوئے۔ اور دونوں ہمسایہ ملکوں کے تعلقات سے متعلقہ امور پر گفتگو کریں گے۔ امید ہے۔ سرحد پر حالیہ حادثوں سے پیدا شدہ کسی بھی مسئلہ کو صاف صاف گفتگو سے آسانی کے ساتھ طے کر لیا جائے گا۔ (ڈان)

ہیگ کی بین الاقوامی عدالت نے البانیہ کے خلاف فیصلہ دے دیا

لنڈن (ریڈیو سے) پچھلے ہفتے ہیگ کی بین الاقوامی عدالت نے رودبار کارفو کے مقدمے میں البانیہ کے خلاف فیصلہ دے دیا ہے۔ عدالت اس نتیجے پر پہنچی ہے۔ کہ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۴۶ء کو البانیہ کے پانیوں میں دو برطانوی تباہ کن جہازوں کی بربادی، چالیس انگریزوں کی ہلاکت اور بیالیس کو زخم آنے کا جو حادثہ ہوا۔ وہ حکومت البانیہ کے علم کے بغیر پیش نہیں آسکتا تھا۔ اور البانیہ بین الاقوامی قانون کے ماتحت ان دھماکوں۔ نقصان اور انسانی زندگی کے ضیاع کا ذمہ وار ہے۔ اور اسی کا فرض ہے کہ وہ برطانیہ کو اس کا معاوضہ دے۔ عدالت نے یہ فیصلہ بھی دیا۔ کہ البانیہ کا یہ الزام غلط ہے۔ کہ ۲۲ر اکتوبر کو جب برطانوی جہاز البانیہ کے پانی میں سے گزرے۔ تو انہوں نے البانوی خود مختاری کو توڑا۔

آخر میں عدالت نے یہ بھی کہا۔ کہ ۱۲ اور ۱۳ر نومبر کو البانیہ کی اجازت لئے بغیر برطانوی بیڑے نے البانوی سمندر میں جو کارروائی کی۔ وہ البانوی اقتدار میں مداخلت کے مترادف ہے۔ لیکن یہ البانیہ کے طرز عمل سے پیدا شدہ حالات کا نتیجہ تھا۔ بہرحال جب ہم نے یہ تسلیم کر لیا۔ کہ برطانیہ نے بین الاقوامی قانون کو توڑا تھا۔ تو اس سے البانیہ کو اطمینان ہو جانا چاہیئے۔

تین صورتیں

برطانیہ نے اس حادثے کی ذمہ واری البانیہ پر ڈالتے ہوئے یہ تین مختلف صورتیں تجویز کی تھیں۔ اول - البانیہ نے اپنے سمندر میں خود بارودی سرنگیں بچھائیں۔ جن سے برطانوی جہاز ٹکرائے۔ دوم - یہ بارودی سرنگیں حکومت البانیہ کی مرضی سے بچھائی گئیں۔ سوم - یہ سرنگیں حکومت البانیہ کے علم کے بغیر نہیں بچھائی جا سکتی تھیں۔

عدالت نے تیسری تجویز سے اتفاق کیا۔ اور کہا۔ یہ ثابت ہو چکا ہے۔ کہ البانیہ کی حکومت اپنے سمندری علاقے پر کڑی نگرانی رکھتی ہے۔ اور جب برطانوی جہاز یہاں سے گزرے۔ تو یہ نگرانی قائم تھی۔ عدالت نے کہا۔ اول تو حکومت البانیہ کو جہازوں کی اطلاع کے لئے اپنے اقدام کا اعلان کر دینا چاہیئے تھا۔ ورنہ کم از کم اسی وقت برطانوی جہازوں کو مطلع کر دینا چاہیئے تھا۔ جب وہ اس طرف آ رہے تھے چونکہ البانیہ نے ایسا نہیں کیا۔ اس لئے بین الاقوامی ذمہ واری کو نباہنے میں البانیہ نے شدید کوتاہی سے کام لیا ہے۔

سوویٹ یونین کی تاس نیوز ایجنسی نے اس فیصلے کو بالکل توڑ مروڑ کر نشر کیا ہے۔ مثلاً اس کی طرف سے دیوار آہنی کے پیچھے کے ملکوں میں عدالت کے فیصلے یوں چھپے ہیں:- (۱) عدالت نے برطانیہ کے ان بے بنیاد الزامات کو مسترد کر دیا۔ کہ البانیہ نے بارودی سرنگیں بچھائیں۔ اور البانیہ نے اس سلسلے میں ایک سازش میں حصہ لیا۔ (۲) عدالت اس نتیجہ پر پہنچی۔ کہ البانیہ کے ساحل پر نگرانی ناکافی ہے۔ (۳) رودبار کارفو میں برطانوی بیڑے کی کارروائی کے بارے میں عدالت متفقہ طور پر اس نتیجے پر پہنچی۔ کہ برطانیہ نے البانیہ کی خود مختاری کو توڑا۔ دلچسپی کی بات یہ ہے۔ کہ تاس نیوز ایجنسی نے بین الاقوامی عدالت کے اس بڑے فیصلے کا ذکر تک نہیں کیا۔ کہ البانیہ بارودی سرنگوں کے وجود سے واقف تھا۔ (ر)

بیت المقدس کی بین الاقوامی نگرانی اور عرب ممالک

دمشق ۳ر مئی۔ ہفتہ کے روز شام کے وزیر خارجہ امیر عادل ارسلان نے ایک پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ شام اور دوسرے عرب ممالک اپنی اس رائے میں متفق ہیں۔ کہ صیہونیوں نے عرب پناہ گزینوں کی واپسی کے متعلق اقوام متحدہ کے فیصلوں کا احترام نہیں کیا ہے۔

وزیر خارجہ نے مزید کہا۔ کہ لوزان کانفرنس میں شامی وفد اسی رائے پر زور دے گا۔ بیت المقدس کو بین الاقوامی بنانے کے متعلق امیر عادل ارسلان نے کہا۔ کہ اگر مغربی ملکوں نے مقدس مقامات کو بین الاقوامی بنانے پر اصرار کیا۔ تو ہم بھی یہ اصرار کریں گے۔ کہ طائبریاس اور ناصرہ اور گرد و پیش کے علاقہ کو بھی اس میں شامل کیا جائے۔

انہوں نے مزید کہا۔ کہ اسلامی ممالک بیت المقدس کے لئے ایک ایسے نظام کو تسلیم نہیں کریں گے۔ جس کا مطلب صرف بین الاقوامی انتظام ہو۔ جس میں بعض لوگوں کو ہی نمائندگی حاصل ہو گی۔ اسلامی ممالک یہ دیکھیں گے کہ اس نظام میں مشرق اور مغرب کی مساوی نمائندگی ہو۔ (ر۔ شام)

روس شام کی حکومت کو تسلیم کریگا

دمشق ۳ر مئی۔ اخبار "النفر" رقمطراز ہے کہ ماسکو سے چند ہی دنوں میں شام کے نئے اقتدار کو تسلیم کرنے کے متعلق اعلان آنے کا امکان ہے برطانیہ، امریکہ، فرانس، اطالیہ، بلجیم، ایران، ہسپانیہ اور یونان کرنل حسنی الزعیم کی حکومت کو تسلیم کرنے کا پہلے ہی اعلان کر چکے ہیں۔ (اسٹار)

شرق اردن کیلئے آبپاشی کی سکیم

عمان ۳ر مئی۔ ایک پریس انٹرویو میں اراضی اور آبپاشی کے ڈائریکٹر جنرل نے آبپاشی کی ان سکیموں کا خاکہ بیان کیا۔ جن سے توقع ہے۔ کہ شرق اردن کی زندگی میں اقتصادی اور زراعتی انقلاب برپا ہو جائے گا۔

ان اسکیموں پر ایک عشرہ میں عملدرآمد شروع ہو جائے گا۔ انکی نگرانی ایک عالمی شہرت کا مالک آبپاشی کا ماہر کرے گا۔ جو پہلے سوڈان کی حکومت کے لئے کام کر چکا ہے۔ (اسٹار)

برطانیہ سے سائیکلوں کی برآمد میں اضافہ

لنڈن ۳ر مئی۔ پاکستان اور ہندوستان نے اس سال پہلے تین ماہ کے اندر ایک لاکھ تہتر ہزار دو سو اسی برطانوی سائیکلیں برآمد کیں۔ اس کے مقابلے میں گزشتہ سال اسی عرصہ میں صرف چوبیس ہزار نو سو بیس سائیکلیں برآمد کی گئی تھیں۔ اس سال جنوری تا مارچ کے عرصہ میں برطانیہ سے برآمد شدہ سائیکلوں کی کل تعداد چھ ...

دمشق ریڈیو کی طرف سے عراق کا شکریہ

قاہرہ ۳ر مئی۔ ایک اطلاع کے مطابق جو الاہرام نے صفحہ اول پر شائع کی ہے۔ دمشق ریڈیو نے اس امر کی تعریف کی ہے۔ کہ عراقی فوجیں تیار کھڑی تھیں۔ کہ اگر شام کی صیہونیوں کے ساتھ صلح کی گفت و شنید ناکام ہو جائے۔ تو وہ شام کی امداد کریں۔ ریڈیو رپورٹ میں شامی عوام اور حکومت کی طرف سے ان کے اس نیک قدم پر عراقی عوام حکومت اور عراق کے ریجنٹ اور کراؤن پرنس ہز رائل ہائینس کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے۔ کہ اس سے عرب حکومتوں کے تعلقات مستحکم ہو رہے ہیں۔ (اسٹار)

شنگھائی میں افراط زر

شنگھائی ۳ر مئی۔ یہاں افراط زر بہت بڑھ گیا [illegible] کے ایک پیکٹ کی قیمت پندرہ لاکھ یوان ہے۔ اور حجام داڑھی بنانے کی اجرت ایک [illegible] لاکھ تہتر یوان طلب کرتا ہے۔ جب گزشتہ اگست میں سونے کا یہ نیا یوان چلایا گیا تھا۔ [illegible] لاکھ یوان ایک لاکھ ستاسی ہزار پونڈ کے [illegible] تیس لاکھ پانچ شلنگ [illegible] ٹیکسی میں تھوڑی سی دور کا کرایہ نوے لاکھ [illegible] کی قیمت ایک کروڑ اسی لاکھ [illegible] سے زیادہ قیمتی سکہ آسٹریلیا کا [illegible] شلنگ کا ہے جو نوے لاکھ یوان کے برابر سمجھا [illegible]

دیال سنگھ کالج میں "فاؤنڈرز ڈے" کی تقریب

لاہور ۳ر مئی۔ آج دیال سنگھ کالج لاہور میں کالج کے بانی سردار دیال سنگھ کی یاد میں "فاؤنڈرز ڈے" کی تقریب نہایت اہتمام سے منائی گئی۔ شام کو محکمہ تعلیم کے ڈائریکٹر اے۔ آر۔ ہاشمی کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں متعدد مقررین نے سردار دیال سنگھ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

شیخ عبد الحق صاحب نے یہ بتاتے ہوئے کہ سردار دیال سنگھ مختلف مذاہب کا مطالعہ کرنے کے بعد اسلام کی طرف راغب ہو گئے تھے۔ اس زمانے کے بعض علماء کی حالت کی طرف بھی اشارہ کیا۔ اور اس طرح مسلمانوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ چنانچہ آپ نے بیان کیا۔ کہ جب سردار دیال سنگھ کے دل میں اسلام کے ہمہ گیر اوصاف نے گھر کر لیا۔ تو انہوں نے ایک مولوی صاحب کی خدمت میں سو روپے کا نوٹ پیش کرتے ہوئے قبول اسلام پر آمادگی کا اظہار کیا۔ مولوی صاحب نے سو کا نوٹ جیب میں رکھا۔ اور ان کی طبیعت بہلانے کے لئے شراب کا گلاس پیش کر دیا۔ سردار دیال سنگھ نے ایک اور سو کا نوٹ پیش کرتے ہوئے مولوی صاحب سے درخواست کی کہ وہ بھی شراب پئیں۔ مولوی صاحب نے دوسرا نوٹ بھی جیب میں رکھتے ہوئے شراب کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ یہ دیکھ کر سردار دیال سنگھ مسلمانوں سے بددل ہو گئے۔ اور قبول اسلام کا ارادہ ترک کر دیا۔ پروفیسر علم الدین سالک نے مسلمانوں کی گزشتہ تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنی توجہ دلائی کہ اب جبکہ پاکستان بن چکا ہے۔ ہمیں اپنی ذمہ داریوں ...